بسم اللہ الرحمن الرحیم

صیام (روزہ) کا معنی

صیام لغت میں: رکنے کو کہتے ہیں، اور شریعت میں: اللہ کی عبادت کی خاطر فجر صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور روزہ کو توڑنے والی چیزوں سے رک جانا۔

روزہ کے ارکان

❶ نیت، ❷ روزہ توڑنے والی چیزوں سے رک جانا۔

روزہ میں نیت کے اقسام

❶ فرض روزہ کی نیت: فرض روزہ کی نیت رات میں یعنی فجر سے قبل کرنا ضروری ہے، مہینہ کے شروعات ہی میں رمضان مہینے کے روزہ کی نیت کر لینا بھی کافی ہے، اور یاد رہے نیت کا محل دل ہے، اور زبان سے اس کا تلفظ کرنا بدعت ہے۔ ❷ نفل روزہ کی نیت: یہ دن کے کسی بھی حصہ میں کرنا جائز ہے اگر اس وقت تک روزہ توڑنے والا کوئی کام نہ کیا ہو تو، لیکن نیت کے وقت کے بعد سے اسے اجر ملے گا۔

روزہ کے اقسام

❶ واجب (رمضان، کفارات اور نذر کے روزے) ❷ نفل

رمضان کا روزہ واجب ہونے کی شرطیں

❶ اسلام۔ ❷ عقل۔ ❸ بالغ ہونا (اور تمیز کی عمر کو پہنچ چکے بچے کو روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی جائے گی، اور اس کا ولی اسے اس کا حکم دے گا)۔ ❹ وطن میں ہونا (مسافر کے اوپر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے، مگر اولی اور بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت نہ ہو تو وہ روزہ رکھ لے (کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے، اور اس میں جلدی سے اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو جانا بھی ہے، اس میں مکلف کے لیے آسانی ہے، اور رمضان مہینہ کی فضیلت بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے)۔ ❺ صحت مند ہونا۔ ❻ حیض اور نفاس سے پاک ہونا۔

روزہ کی حالت میں بیماری

اس کی دو قسمیں ہیں: ❶ ایسی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہ ہو، اور اسی میں انتہائی بوڑھا شخص بھی داخل ہے جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو: ایسے لوگوں کے اوپر روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے لیکن ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، چاہے تو دن کے حساب سے مسکین کو اکٹھا کر کے ایک دفعہ ہی دن کا یا رات کا کھانا دیدے، یا پھر ہر دن ایک ایک مسکین کو کھانا کھلائے، ہر مسکین کو نبوی صاع کے مطابق ایک چوتھائی صاع دے (اچھے قسم کے گیہوں کا وزن تقریبا آدھا کیلو دس (۵۱۰) گرام ہوتا ہے)، اور مناسب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز دیدے جو بطور سالن استعمال ہوتی ہے، جیسے گوشت یا تیل وغیرہ۔ ❷ ایسی بیماری جس سے شفایابی کی امید ہو اور اس وقت روزہ رکھنا شاق ہو، اور اسی میں حائضہ، نفاس والی، دودھ پلانے والی عورت اور مسافر داخل ہیں، یہ لوگ ٹھیک ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے دن کے حساب سے قضا کریں گے۔ اور اگر قضا سے قبل وفات پا جائے تو معاف ہو جائے گا۔

ماہ رمضان کا دخول کیسے ثابت ہوگا؟

ماہ رمضان کا دخول ثابت ہوگا ❶ چاند دیکھنے کے ذریعہ ❷ یا شعبان کے تیس روزے مکمل کر کے۔

روزہ کو توڑنے والی چیزیں (مفسدات)

(اس سے جاہل، بھول کر کرنے والا اور جس پر زبردستی کی گئی ہو شامل نہیں ہیں۔

❶ جان بوجھ کر کھانا یا پینا، جس نے بھول کر ایسا کیا اس کا روزہ صحیح ہے۔ ❷ جماع کرنا، اگر یہ ماہ رمضان کے دن میں ہوا ہو اور روزہ رکھنا اس پر واجب تھا تو اس پر کفارہ مغلظہ لازم ہے، جو ایک غلام کو آزاد کرنا ہے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ دن تک لگاتار روزے رکھنا، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ❸ مباشرت، بوسہ یا آغوش میں لینے وغیرہ کے ذریعے منی کا نکل جانا۔ ❹ ایسی چیز کا استعمال جو کھانے پینے کے قائم مقام ہو جیسے طاقت ور انجیکشن لینا، لیکن انجیکشن اگر طاقت ور نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

❺ حجامہ کے ذریعہ خون نکلوانا، لیکن جانچ وغیرہ کی خاطر تھوڑا خون نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

روزہ کے مستحبات

❶ سحری کرنا۔ ❷ سحری میں تاخیر کرنا۔ ❸ افطار میں جلدی کرنا۔ ❹ رطب کھجور سے افطار کرنا، اگر یہ نہ ملے تو عام کھجور سے افطار کرنا، اگر یہ بھی نہ ہو تو پانی کے چند گھونٹوں سے افطار کرنا اور اگر کچھ بھی میسر نہ ہو تو دل میں افطار کی نیت کر لے۔ ❺ افطاری کے وقت اور روزہ کی حالت میں دعا کرنا۔ ❻ زیادہ سے زیادہ صدقہ کرنا۔ ❼ تراویح پڑھنے کی کوشش کرنا۔ ❽ قرآن کی تلاوت کرنا۔ ❾ عمرہ کرنا۔ ❿ اگر کوئی اسے گالی دے تو جواب میں کہے: میں روزہ سے ہوں۔ ⓫ لیلۃ القدر پانے کی کوشش کرنا۔ ⓬ آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا۔

روزہ کے مکروہات اور مباحات

❶ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا ❷ بنا کسی ضرورت کے کھانا چکھنا۔

روزہ دار کے لیے تھوک نگلنا، ضرورت کے تحت کھانا چکھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور ٹھنڈک حاصل کرنا جائز ہے۔

روزہ کے محرمات

❶ روزہ دار کے لیے بلغم نگلنا حرام ہے، مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ❷ جس کو خود پر قابو نہ ہو اس کا بوسہ لینا۔ ❸ زُور بولنا (یہ ہر اس کام کے کرنے کو کہتے ہیں جو حرام ہے)۔ ❹ جہالت (یعنی بے وقوفی اور غیر بردباری) کے کام کرنا۔ ❺ صوم وصال رکھنا (یعنی بنا افطار کیے دو دن تک مسلسل روزہ رکھنا)۔

نفل روزہ

❶ جس نے رمضان کے روزے رکھے تھے اس کا شوال کے چھ روزے رکھنا، اور بہتر یہ ہے کہ دوسرے دن سے لگاتار چھ دن روزہ رکھ لے۔

❷ غیر حاجیوں کا عرفہ کے دن روزہ رکھنا۔❸ نو اور گیارہ ملا کر عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھنا۔❹ سوموار اور جمعرات کے روزے رکھنا، سوموار کو رکھنے کی زیادہ تاکید ہے۔❺ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا اور افضل یہ ہے کہ ایام بیض (ہجری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ) کے روزہ رکھے۔❻ ایک دن افطار اور ایک دن روزہ رکھنا۔❼ اللہ کا مہینہ (محرم) کے روزے رکھنا۔❽ نو ذی الحجہ کا روزہ رکھنا۔❾ ماہ شعبان کے روزے رکھنا، لیکن پورے مہینے کا نہ رکھے۔

مکروہ روزے

جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو خاص کر کے روزہ رکھنا مکروہ ہے، لیکن اس دن کسی وجہ سے خاص کر کے روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں جیسے اس دن عرفہ کا روزہ آ جائے۔

حرام روزے

❶ ماہ رجب کو روزہ کے لیے خاص کرنا۔❷ شک کے دن میں روزہ رکھنا، لیکن اگر اس دن کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہو تو کوئی حرج نہیں۔❸ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔❹ ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا، سوائے اس حاجی کے جو ہدی (قربانی کا جانور) نہ پائے۔❺ مسلسل زمانے بھر روزہ رکھتے چلا جانا۔

زکاۃ الفطر

کسی مسلمان پر ماہ رمضان کا آخری سورج غروب ہو اور اس کے پاس اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے عید کے دن اور رات کے کھانے اور ضروری حاجتوں سے زائد ایک صاع اناج موجود ہو تو اس پر زکاۃ الفطر واجب ہے۔ پیٹ میں پل رہے بچے کی جانب سے زکاۃ الفطر ادا کرنا مستحب ہے۔

اس (زکاۃ الفطر) کی حکمت

❶ روزے دار کو رفث اور لغو سے پاک کرنا۔❷ عید کے دن مسکینوں کو ہاتھ پھیلانے سے بے نیاز کر دینا۔

زکاۃ الفطر نکالنے کا وقت

❶ وقت جواز: عید سے ایک یا دو دن قبل۔❷ وقت استحباب: عید کے دن فجر کے بعد سے عید کی نماز پڑھنے تک۔❸ وقت حرام: عید کی نماز کے بعد۔

زکاۃ الفطر کی مقدار

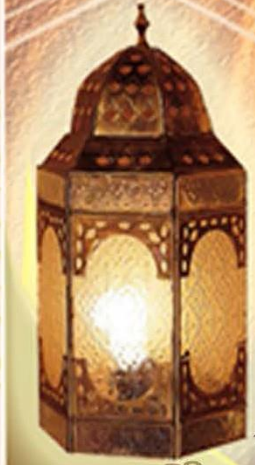
❶ جس (اناج) کو آدمی کھاتا ہے اس میں سے ایک صاع، لہٰذا نقدی نکالنا کافی نہیں ہو گا (ایک صاع گیہوں کی اچھی قسم تقریباً دو کیلو چالیس گرام ہوتی ہے)۔

عید کی نماز

یہ ہر ایک پر فرض عین ہے، یہ سورج کے ایک نیزے پر پہنچنے کی بعد ادا کی جائے گی، اور اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا نہیں کی جائے گی، سنت یہ ہے کہ اسے آبادی سے باہر صحرا میں ادا کیا جائے مگر مسجد میں ادا کرنا بھی جائز ہے، عید کے لیے نکلنے سے قبل طاق کھجوریں کھالے، صفائی ستھرائی کرلے، خوشبو لگائے اور سب سے عمدہ لباس زیب تن کرے، ایک راستہ سے جائے اور راستہ بدل کر لوٹے، یہ کہتے ہوئے تقبل اللہ منا و منکم (اللہ تعالیٰ اسے ہمارے اور آپ کی جانب سے قبول فرمائے) عید کی مبارک باد دینے میں کوئی حرج نہیں، عید کی رات سے لے کر عید کے دن کا سورج غروب ہونے تک ہر نماز کے بعد تکبیر مطلق کہے جس کے کلمات یہ ہیں: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد“، نماز کا طریقہ یوں ہے: خطبہ سے قبل دو رکعت جس کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد چھ تکبیریں زائد کہی جائیں گی، اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں زائد ہوں گی، تکبیر قیام کے علاوہ۔

فقہ الصیام

شیخ
ہیثم بن محمد جمیل سرحان
مدرس مسجد نبوی



WWW.ATTASSEEL-ALELMI.COM